روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 9 دسمبر 2009ء 21ذوالحج 1430 ہجری 9فتح 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 276

ہم خود ہی ان کا علاج ہیں

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی وفات سے 5 روز قبل حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک کشف دیکھا فرماتے ہیں۔

’’مجھ پر اچانک ایک ربودگی اور غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے کانوں کے بالکل قریب ہوکر کوئی کلام کرنے لگا ہے۔نہایت فصیح اور مؤثر لہجہ میں کلام کا طرز ہے۔اس وقت مجھے یہی محسوس کرایا جارہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی حلم اور رحم کے پیرایہ میں یوں کلام فرمایا۔

’’میر محمد اسماعیل ہمارے پیارے ہیں۔ان کے علاج کی طرف فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ہم خود ہی ان کا علاج ہیں۔،،

﴿الفضل 6/اگست 1947ء صفحہ 3﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

86۔نشان۔ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے۔اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اُس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بیتابی کی حالت میں اُس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام ونشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا............یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے..............

87۔ستاسیواں نشان۔ یہ پیشگوئی ہے کہ میری اس شادی کے بارہ میں جو دہلی میں ہوئی تھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا تھا۔.........یعنی اُس خدا کو تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہاری نسب کو بھی شریف بنایا اور تمہاری بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے ایک پیشگوئی تھی جس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر میں انجام دوں گا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر میں ہمیشہ کے لئے اس بوجھ کا متحمل ہوسکوں گا تو میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔تب یہ الہام ہوا کہ:

ہر چہ باید نو عروسی را ہمہ ساماں کنم　　　و آنچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا اُن ضروری اخراجات کے لئے منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ لاہور نے پانسو روپیہ مجھے قرضہ دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرتسر میں طبابت کرتے تھے دوسو روپیہ یا تین سو روپیہ مجھے بطور قرضہ دیا۔اُس وقت منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ نے مجھے کہا کہ ہندوستان میں شادی کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہاتھی کو اپنے دروازہ پر باندھنا میں نے اُن کو جواب دیا کہ ان اخراجات کا خدا نے خود وعدہ فرما دیا ہے پھر شادی کرنے کے بعد سلسلہ فتوحات کا شروع ہوگیا اور یا وہ زمانہ تھا کہ بباعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آگیا کہ بحساب اوسط تین سو 300 آدمی ہر روز مع عیال واطفال اور ساتھ اس کے کئی غربا اور درویش اس لنگر خانہ میں روٹی کھاتے ہیں اور یہ پیشگوئی لالہ شرمپت آریہ اور ملاوامل آریہ ساکنان قادیان کو بھی قبل از وقت سُنائی گئی تھی اور شیخ حامد علی اور چند اور واقف کاروں کو اِس سے اطلاع دی گئی تھی اور منشی عبدالحق اکونٹنٹ لاہوری اگرچہ اس وقت مخالفین کے زمرہ میں ہیں مگر میں اُمید نہیں رکھتا کہ وہ اِس سچی شہادت کا اخفاء کریں۔ واللہ اعلم۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 246﴾

ضرورت ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں انگلش اور فزکس کے مضامین کے لئے خواتین اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت M.A (Eng), MSC (Physics)
براہ مہربانی مندرجہ بالا تعلیمی قابلیت رکھنے والی خواتین جو خدمت کا جذبہ بھی رکھتی ہوں اپنی درخواستیں اور تعلیمی دستاویزات محلّہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا میں جلد از جلد جمع کروائیں۔شکریہ
(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

ضرورت رہائشی عمارت

ایک عدد رہائشی مکان کی فوری ضرورت ہے جس میں کم از کم آٹھ سے بارہ کمرے موجود ہوں اس کے علاوہ بجلی، گیس، پانی اور نکاسی کا اچھا انتظام ہو۔ محلّہ دارالعلوم ، دارالصدر، دارالرحمت میں واقع مکان موزوں ہوگا۔ براہ مہربانی جو احباب اپنا مکان کرایہ پر دینا چاہیں اور وہ درج بالا سہولیات سے آراستہ ہو وہ خاکسار سعید اللہ کمال سے فوری رابطہ کرلیں۔
فون نمبر
0301-4060254-0345-4780585

فری کوچنگ کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی امسال کلاس نہم اور دہم کے لئے ایک فری کوچنگ کلاس کا انعقاد نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم میں کر رہی ہے اس کے لئے رجسٹریشن مورخہ 9,10 دسمبر 2009ء شام 6:00 تا 8:00 بجے دفتر مقامی کے ہال میں ہوگی۔ 2 عدد پاسپورٹ سائز تصاویر ضرور ہمراہ لائیں۔ کلاس کا افتتاح 13 دسمبر کو نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم میں ہوگا۔
(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مکرم آفتاب احمد تہال صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ اٹلی

جماعت احمدیہ اٹلی کا تعارفی و دعوت الی اللہ کا جلسہ

شہر کے میئر Robert Brunelli کا جلسہ سے خطاب

جماعت احمدیہ ایک قانون پسند اور ذمہ دار جماعت ہے۔ (راوینہ شہر کی انتظامیہ کی گواہی)

یہ ایک امن پسند جماعت ہے، ان کا موٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' ان کے کردار کا مظہر ہے۔ (سیاسی راہنماؤں کے تاثرات)

مورخہ 10 اکتوبر 2009ء San pietro in Casale شہر (جس کی حدود میں مشن ہاؤس واقع ہے۔) کے مرکز میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعارفی اور دعوت الی اللہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ بعض مقامی افراد کی جماعت مخالف مہم کے جواب میں کیا جا رہا تھا تا کہ مقامی لوگوں کو جماعت اور اس کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ اس جلسہ کی تجویز مقامی میئر نے دی تھی اور اکثر انتظامات بھی ان کی انتظامیہ ہی کی طرف سے کئے گئے تھے۔

جلسہ کا آغاز صبح 10:30 بجے ہوا۔ مکرم ملک عبدالفاطر صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے جماعت کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ اہم معلومات اور تصاویر پروجیکٹر کے ذریعہ سکرین پر بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس کے بعد ایک اطالوی خاتون Sig.ra Manuela (جو ایک احمدی مکرم داؤد احمد صاحب کی اہلیہ ہیں) نے جماعت کے حق میں اپنے تاثرات پیش کئے اور جماعت سوئٹزرلینڈ کو وقتاً فوقتاً موصول ہونے والے تعریفی خطوط کا خلاصہ پیش کیا۔

یہاں کے مقامی میئر نے راوینہ (Ravenna) شہر کی انتظامیہ کی طرف سے جماعت کے حق میں موصول ہونے والا پُرستائش خط پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک روز قبل راوینہ سے Assessore Ilario Farabegoli نے ان سے فون پر رابطہ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ خیر سگالی کے اظہار کے لئے گواہی کے طور پر ایک خط بھجوانے کے ارادہ کا اظہار کیا اور پھر بذریعہ ای۔میل یہ خط بھیجا۔ خط کے متن کا خلاصہ یہ ہے۔

''جماعت احمدیہ کا ہماری انتظامیہ کے ساتھ پرانا تعلق ہے۔ یہ ایک ذمہ دار، سنجیدہ اور قانون پسند جماعت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان سے بھرپور تعاون اور مدد کریں گے۔''

میئر نے اس کے ساتھ جماعت کے حق میں اپنے ریمارکس بھی دیئے۔

اس کے بعد خاکسار نے راوینہ (Ravenna) سے شامل ہونے والے وفد کے ارکان کا تعارف پیش کیا اور ان کو اپنے تاثرات پیش کرنے کی دعوت دی۔

ان سب نے جماعت کے پرامن نظریات کی تعریف کی اور خیر سگالی کے کلمات کہے۔ جن میں راوینہ کی کونسلر اور ڈیموکریٹک اور ریڈیکل پارٹی کے لیڈران کے علاوہ مختلف سیاسی سماجی شخصیات شامل ہیں۔

ان تاثرات کے اختتام پر خاکسار نے بعض بین الاقوامی لیڈرز کے جماعت کے متعلق خیالات پر مبنی وڈیوز اٹالین ترجمہ (sub-titles) کے ساتھ پیش کروائیں۔ جن میں وزیر اعظم کینیڈا۔ برطانوی لیڈر جیک سٹرا اور دیگر شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم توصیف احمد قمر صاحب نے بہت محنت اور مہارت سے خدمت کی۔

اب ہمارے نو احمدی بھائی مکرم سعید Azougagh (آف مراکش) کی باری تھی انھوں نے ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف اور خدمات پیش کیں۔ اہم معلومات اور تصاویر پروجیکٹر کے ذریعہ سکرین پر بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس تعارف کے ختم ہونے پر خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے موضوع پر ایک تقریر کا خلاصہ اٹالین زبان میں پیش کیا جس کے ساتھ سکرین پر امن کانفرنس وغیرہ کے مناظر بھی دکھائے جا رہے تھے۔ ایک مقامی سیاسی راہنما نے مذہبی آزادی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مشن ہاؤس کا پراجیکٹ منظور کرانے والے آرکیٹیکٹ نے بھی جماعت کے ساتھ اپنے تجربات سنائے۔

مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے رواداری کی تعلیم پر مبنی ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ جن کا ترجمہ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹالین میں پیش کیا۔ حاضرین کے چہروں پر دوستانہ تاثرات سے پروگرام کی کامیابی کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ 90 نشستوں کا یہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جن میں سے 70 افراد اطالوی تھے۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس پروگرام کو اخبارات نے بھی کوریج دی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 2009ء)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

گوتھک قوم کا عیسائیت سے رابطہ

بائبل کی بہت سی کتب میں جنگوں کے حالات بیان ہوئے ہیں اور بہت سی ایسی جنگوں کے حالات بھی بیان ہوئے ہیں جن میں بائبل کے بیان کے مطابق اہل حق باطل گروہوں سے نبرد آزما ہوئے۔ لیکن بہت سے مقامات پر بائبل کی ان کتب میں اس قسم کی سخت اور ظالمانہ تعلیم بیان کی گئی ہے اور انبیاء کی طرف ایسے مظالم منسوب کئے گئے ہیں کہ وہ لوگ بھی جو کہ عیسائیت کی ابتدائی صدیوں میں عیسائیت کی ترویج کیلئے دن رات ایک کر رہے تھے، بسا اوقات اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ ان اقوام کو جن میں عیسائیت نئی نئی پھیل رہی تھی، ان کے سامنے بائبل کے یہ حصے پیش کئے جائیں۔ ان کے خیال میں اس بات کا امکان موجود تھا کہ بائبل کی یہ تعلیم ان اقوام کا رجحان ظالمانہ جنگوں کی طرف کرنے کا باعث بن جائے گی۔

چوتھی صدی عیسوی کے عیسائی مناد Ulfilas بھی ایسے ہی تذبذب کا شکار ہوئے۔ وہ نسلی اعتبار سے گوتھک (Gothic) قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی پیدائش 311ء میں ہوئی تھی۔ انہوں نے نوجوانی میں ہی قسطنطنیہ کے ایک چرچ میں کام شروع کر دیا۔ جب وہ تیس سال کے ہوئے تو انہیں بشپ کا درجہ دیا گیا۔ Ulfilas 348ء میں اپنی قوم کو عیسائیت کا پیغام دینے کے لئے گئے اپنی قوم کے لوگوں کی طرف بھجوائے گئے۔

گوتھ (Goth) قوم کے لوگ گوتھک (Gothic) زبان بولتے تھے۔ چونکہ اس قوم کے لوگ وسیع علاقوں میں آباد تھے اس لئے ان کی زبان بھی یورپ کے مختلف علاقوں میں بولی جاتی تھی۔ ان علاقوں میں سپین، اٹلی، پرتگال، رومانیہ اور یوکرین کے علاقے بھی شامل تھے۔ اور جب اس قوم کو فرینک اقوام کے ساتھ جنگوں میں شکستوں کا سامنا کرنا پڑا تو آہستہ آہستہ ان کی زبان کا استعمال بھی کم ہوتا گیا اور آٹھویں صدی عیسوی میں آہستہ آہستہ یہ زبان ایک متروک زبان کی حیثیت اختیار کر گئی۔

گوتھک قوم کے لوگوں کا عیسائیت سے ابتدائی رابطہ جنگی مہموں کے ذریعہ ہوا۔ 238ء میں گوتھک قوم کی ایک فوج نے Danube دریا عبور کیا اور رومی سلطنت کے ایک صوبہ Moesia Inferior میں لوٹ مار کی اور ان کے کئی لوگوں کو قیدی بنا کر لے گئے جن کو بعد میں رقوم کے عوض رہا کر دیا گیا۔ دو سال کے عرصہ میں رومی سلطنت اور اس قوم کے درمیان معاہدہ ہوا اور فارسی سلطنت پر حملہ کے لئے رومی فوج میں اس قوم کے فوجیوں کو بھی شامل کیا گیا جنہیں اس مہم کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ 250ء میں ایک بڑے لشکر نے رومی سلطنت کے دو صوبوں یعنی Moesia inferior اور Thrace پر ایک بڑے لشکر نے حملہ کیا اور وسیع پیمانے پر لوٹ مار کی گئی۔ اس لشکر میں گوتھک قوم بھی شامل تھی۔ ان جنگوں میں رومی سلطنت کا بادشاہ بھی مارا گیا۔ جب فاتح لشکر واپس گیا تو اپنے ساتھ بہت سے مرد اور عورتوں کو قیدی بنا کر لے گیا۔ ان قیدیوں میں بہت سے عیسائی مرد اور عورتیں بھی شامل تھے۔ اس کے بعد گوتھک قوم میں عیسائیت تیزی سے پھیلنی شروع ہوئی۔ ان قیدیوں نے اور رومی علاقوں سے روابط نے اس عمل کو تقویت دی اور چند نسلوں میں گوتھک قوم کی اکثریت عیسائی ہو چکی تھی۔ البتہ ایک عرصہ تک عیسائی گوتھک اور ان لوگوں کے درمیان جو اپنے آبائی مذہب پر قائم تھے جنگیں ہوتی رہیں۔ اور مذہب کے نام پر تشدد بھی ہوا۔

جب Ulfilas بشپ بن کر اپنے ہم قوم لوگوں میں لوٹے تو انہوں نے بھی ان میں عیسائیت کے فروغ کے لئے کاوشیں شروع کیں۔ جب گوتھ قوم کے عیسائیوں کو مذہب کے نام پر تشدد کا سامنا کرنا پڑا تو Ulfilas ان کو لے کر رومی سلطنت کے ایک صوبہ میں منتقل ہو گئے۔ یہاں آ کر انہوں نے گوتھک زبان میں بائبل کے ترجمہ کا کام شروع کیا۔ اس کے لئے یونانی زبان سے حروف لئے گئے۔ اور بائبل کے پرانے اور نئے عہد نامے کا ترجمہ کیا۔ لیکن پرانے عہد نامے کی سلاطین کی کتب (Books of Kings) کا ترجمہ نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بائبل کے اس حصے میں جنگوں کے دوران جو مظالم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں اور مقدس ہستیوں کی طرف جو مظالم منسوب کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا گیا کہ گوتھ قوم کے لوگ اس حصہ کو نہ ہی پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس قوم میں ویسے ہی جنگوں اور مظالم کا رجحان زیادہ تھا اور بائبل کے اس حصہ کو پڑھنے سے اس بات کا خدشہ تھا کہ اس رجحان میں اضافہ ہو جائے گا۔

New Testament by David)
(Stone p 3
Ulfilas Apostle of the Goths
by CHAELES A. ANDEESON
SCOTT p124

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

تبرکات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی حفظان صحت اور طہارت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

دنیا کے کسی ہادی نے روحانی صفائی کے ساتھ جسمانی صفائی پر اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا آنحضرت ﷺ نے دیا ہے آپؐ کی تعلیم کے بعد بھی اکثر مذاہب اور قومیں خداشناسی اور بزرگی کا یہی معیار سمجھتی رہیں کہ ایسے لوگ گندے اور ناپاک اور غلیظ نظر آئیں۔ کھانوں کو نجس کر کے کھانا، خبیث چیزوں کا استعمال، کپڑوں اور جسم کو غسل اور خوشبو سے دور رکھنا اور ایسی ہی اور متنفر کرنے والی باتیں۔ مذہبی آدمیوں اور خدا کے ولیوں کا خاص طرہ امتیاز خیال کیا جاتا۔ آنحضور ﷺ نے دنیا میں آتے ہی سب سے پہلے احکامات میں یہ حکم سنایا کہ سب گندگیوں اور ناپاکیوں کو چھوڑ دو اوران سے نفرت کرو پھر فرمایا:۔

یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

غرض ایسی باتوں سے آپؐ کی تعلیم بھری پڑی ہے۔ آپؐ نے مذہباً جسمانی اور ظاہری صفائی کے متعلق ایک تغیر عظیم دنیا کے خیالات میں پیدا کر دیا اور یہ آپؐ کی تعلیم ہی کا ثمرہ ہے کہ اب ظاہری صفائی اور جسمانی پاکیزگی حسن معاشرت اور انسانیت کا ایک بڑا نشان اور جزو قرار دی گئی ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک آدمی جسمانی گندگی پر راضی ہو اور وہ روحانی طور پر پاکیزہ ہو سکے۔ جو جسمانی صفائی کا خیال نہیں رکھتا۔ سمجھ لو کہ اس کی روحانی صفائی کا دعویٰ بھی نرا دعویٰ ہی ہے اب میں مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں جن میں آنحضرت ﷺ نے حفظان صحت اور صفائی کے متعلق تعلیم دی ہے۔

جسمانی طہارت

سب سے پہلے آپؐ نے یہ لازمی قرار دیا کہ نماز جو پانچ وقت فرض ہے وہ ادا ہو ہی نہیں سکتی جب تک انسان پہلے وضو نہ کرے۔ پھر پاک جگہ پر اس کو ادا نہ کرے۔ پیشاب پاخانہ کے بعد گندی جگہوں کو دھو کر پاک کیا جائے۔ یہ اجازت نہیں کہ پیشاب کر کے انسان یونہی اٹھ کھڑا ہو اور پیشاب کے قطروں کی پرواہ نہ کرے۔ سوائے مومنوں کے دنیا کی کسی قوم میں یہ صفائی نہیں اور پاخانہ کے متعلق اور بھی برا حال ہے۔ ایک شخص کو جنگل میں دیکھا کہ اس نے ایک ایسے گڑھے سے پانی استعمال کیا۔ جو بھینس یا گائے کے کھر سے زمین میں بن گیا تھا۔ شائد اس میں چھٹانک بھر سے زیادہ پانی نہ ہوگا۔ مگر اس سے اپنی طرف تسلی بخش طہارت کر لی اور اپنی عبادت کے شلوک پڑھتا ہوا روانہ ہو گیا۔

اسی طرح ایک واقعہ آج ہی کا ہے۔ جو ہمارے شفاخانہ میں دیکھا گیا۔ ایک چھوٹا سا گڑھا پانی کا تھا۔ جس میں مشک دو مشک کے قریب گندا پانی بھرا تھا۔ پاس ہی کنواں اور ایک نلکہ بھی موجود تھا۔ ایک صاحب تشریف لائے۔ وہ ایسے پاکیزہ خیالات کے آدمی تھے کہ بغیر اشنان کے روٹی کو بھی ہاتھ نہیں لگاتے۔ انہوں نے رفع حاجت کے بعد اس گڑھے کے کنارے بیٹھ کر پہلے آبدست کی۔ پھر وہیں سے دو تین کلیاں بھر کر خوب اپنے گلے اور دانتوں کو اس پانی سے صاف کیا اور چلے گئے۔

اس سے بدتر یورپین تہذیب کے دلدادہ کا حال ہے۔ وہ زمین پر پاخانہ پھرنے کو ایک گندہ فعل تصور کرتا ہے اور چینی کے برتن میں رفع حاجت کرتا ہے۔ رفع حاجت کرتے ہی وہ عموماً سیدھا یا کبھی ایک پتلا کاغذ استعمال کر کے پانی کے بھرے ہوئے ٹب میں جا بیٹھتا ہے اور اسی میں گند دھوتا ہے۔ وہی پانی اپنے سر، منہ اور بدن پر ڈال کر ملتا ہے۔ پھر غضب یہ کہ کلی بھی اسی پانی سے کر کے اور اپنی طرف سے مارننگ باتھ لے کر غسل خانہ سے باہر نکل آتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ ہم سب سے زیادہ پاکیزہ لوگ ہیں۔ تُف ہے اس پاکیزگی پر اور نفرین ہے اس صفائی اور غسل پر۔ برخلاف اس کے مومن ہر پیشاب اور پاخانہ کے بعد ان جگہوں کو خوب اچھی طرح صاف کرتا ہے۔ بلکہ بعض محتاط لوگ پہلے ڈھیلہ سے طہارت کرتے ہیں۔ پھر اچھی طرح کافی پانی سے دھوتے ہیں اس کے بعد وہ اپنے تئیں پاک خیال کرتے ہیں۔

وضو کے ذریعہ صفائی

پھر کم از کم پانچ وقت دن میں ہر شخص کو وضو کرنا پڑتا ہے جو نماز کے لئے لازمی اور فرض ہے۔ وضو کیا ہے ایک چھوٹا سا غسل ہے جو علاوہ روحانی فوائد کے جسم کے ان تمام حصوں کو صاف کرتا ہے۔ جو اکثر کھلے رہتے ہیں چنانچہ اس میں ہاتھ کہنیوں تک اور تمام چہرہ اور پیر دھوئے جاتے ہیں۔ ناک اچھی طرح صاف کی جاتی ہے۔ کلی اور مسواک کی جاتی ہے۔ سر اور گردن پر مسح کیا جاتا ہے اور ضرورت ہو تو تین تین دفعہ تک یہ اعضاء دھوئے جاتے ہیں۔ یونہی نہیں کہ چڑا چپڑی کر لی اور اور زمانہ حال کے فیشن پرست کی طرح گیلا تولیہ رگڑ لیا۔

غسل کی تاکید

اسی طرح دین نے تمام جسم کے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالات میں اسے فرض کر دیا ہے۔ یعنی جب تک غسل نہ کیا جائے بندہ کوئی عبادت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے پہلے غسل ضروری ہے اور اس کے سوا جسم کی صفائی کے لئے عام طور پر غسل پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ غسل کے بعد تیل یا خوشبو بالوں کو لگاتے اور سر اور ریش مبارک میں باقاعدہ کنگھی کیا کرتے تھے۔

دانتوں کی صفائی

مسواک اور دانتوں کی صفائی پر جس قدر آج کل زور دیا جاتا ہے اور طرح طرح کے برش اور منجن ایجاد کئے گئے ہیں اور بہت واویلا اس بات پر کیا گیا ہے کہ دانت صاف نہ رکھنے سے جو زہر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بہت سی بیماریوں کا باعث ہیں اور بعض اوقات مہلک اور عمر کو کم کرنے والے ہیں۔ ان سب کا علاج آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے تجویز فرما دیا تھا۔ آپؐ نہ صرف خود کئی کئی دفعہ دن میں اور ہر وضو کے وقت مسواک کیا کرتے تھے۔ بلکہ لوگوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔ یہ تاکید اس درجہ تک پہنچ گئی تھی کہ فرمایا کرتے تھے۔ اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف مالا یطاق کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں مسواک کو ہر وضو کے ساتھ فرض کر دیتا۔ وفات سے ذرا پہلے جب آپؐ کی حالت سخت نازک تھی۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاتھ میں مسواک دیکھی۔ خود ضعف کی وجہ سے بول نہ سکتے تھے۔ مگر ایسی نظر سے دیکھا۔ کہ حاضرین نے سمجھ لیا۔ کہ آپؐ مسواک طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ نزع کے وقت بھی مسواک آپؐ کے منہ میں تھی۔ یہ اہتمام دانتوں کی صفائی کا کسی بانی مذہب نے نہیں کیا۔

ہر چیز میں صفائی

عموماً راہب اور مذہبی مقتداء وہی لوگ مانے گئے ہیں جن کے دانت سخت میلے۔ جن کے بال الجھے ہوئے۔ منہ سے سڑانڈ، جسم سے بدبو، خوفناک شکل اور مہیب خدوخال، گندے کپڑے، خبیث عادات، نجس حرکات مختل حواس، متعفن حجرے اور عبادت گاہیں۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ دن میں کئی دفعہ نہاتے ہیں۔ کئی کئی دفعہ وضو کرتے ہیں۔ مسواک بکثرت کرتے ہیں۔ کنگھی سرمہ تیل خوشبو استعمال میں لاتے ہیں۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں سے مجھ خوشبو بہت پسند ہے۔ اجلے صاف کپڑے، جہاں چلتے ہیں یا بیٹھتے ہیں وہ مقام معطر ہو جاتا ہے۔ آئینہ دیکھتے ہیں۔ کہ کہیں کوئی مکروہ بات جسم پر نہ رہ جائے۔ مجلس جو اکثر مسجد میں منعقد ہوتی ہے وہ ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے مسجد کی دیوار پر بلغم تھوک دیا۔ جب آپؐ آئے تو نظر پڑی بہت ناگوار گزرا اور وہ اس وقت کھرچا گیا۔

غرض نہ صرف آپؐ ہر طرح صاف و پاک رہتے تھے بلکہ جہاں بیٹھتے اور جہاں عبادات کرتے تھے اور جس کپڑے پر بیٹھتے تھے سب کو صاف اور پاکیزہ رکھتے تھے۔ یہ صفائی اسلام میں خدا رسیدہ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپکو تب اس کو پاوے

یعنی خدا تعالیٰ پاک قدوس اور ہر عیب سے منزہ ہستی کا قرب وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے جسم اور روح دونوں کو پاک کرے ناپاک انسان کا اس مقدس بارگاہ میں کوئی دخل نہیں۔ خواہ اس کی ناپاکی جسمانی ہو یا روحانی۔ کیونکہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کی بہت مددگار ہے۔

جسمانی صفائی کے متعلق ضروری ہدایات

اس کے سوا جسم کی صفائی میں بعض اور احکام بھی آنحضرت ﷺ نے دیئے ہیں اور ان کو ایسا ضروری قرار دیا ہے کہ وہ نہ صرف مومنوں کے لئے ہیں۔ بلکہ فطرت انسانی ان کی خوبی کو تسلیم کرتی ہے اور ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ ان پر عمل کرنا چاہئے مثلاً زیر ناف بالوں کا صاف رکھنا، بغلوں کے بالوں کو دور کرنا۔ مونچھوں کا چھوٹا کرنا، ناخن کتروانا وغیرہ۔

یہ سب گندگیاں جمع کرنے والی چیزیں ہیں اور جس قدر ان کی صفائی ہو مفید ہے۔ ناخنوں کے نیچے میل ہمیشہ جمع ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف کراہت پیدا ہوتی ہے بلکہ اگر ایسے ناخن کی خراش لگ جائے۔ تو زخم میں زہر چڑھ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی مونچھیں لمبی ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کھانے اور دودھ وغیرہ میں بھری رہتی ہیں اور بعض اوقات بساندھ اور بدبو کا

یہ حال ہوتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے برداشت نہیں کر سکتے۔ یورپ کی عورتوں نے جو بازو اور بغلیں ننگے رکھنے لگی ہیں۔ اب بغل کے بالوں کی صفائی کو خوب سمجھ لیا ہے۔ مگر افسوس کہ باوجود داڑھی مونچھ کی صفائی کے ان لوگوں نے زیر ناف صفائی کو رواج نہیں دیا۔ ان کی صفائی عموماً دکھاوے کی صفائی ہے۔ ہندوستان میں بعض لوگوں کا حال اس سے بھی بدتر ہے۔ جس کے بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی حقیقی صفائی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے روا کی ہے۔ باقی صفائیاں ناقص نامکمل اور نمائشی ہیں۔

ختنہ کا حکم

اس سے بڑھ کر ختنہ کا حکم ہے۔ جو نہ صرف جسمانی امراض اور گندگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ اخلاقی طور پر بھی مفید ہے۔ ایک مہلک مقامی بیماری جسے کینسر Cancer کہتے ہیں وہ کبھی ختنہ کرانے والوں میں نہیں دیکھی گئی۔ اسی طرح بچپن کی تکالیف اور امراض سے بچے رہتے ہیں۔ مثلاً پیشاب کی بندش، تشنج ام الصبیان کے دورے وغیرہ۔ اس کے علاوہ غیر مختون لوگوں میں نسبتاً سوزاک وغیرہ امراض خبیثہ مختونوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔

منہ کی صفائی

آنحضرت ﷺ نے جسمانی صفائی کا ایک حکم یہ دیا ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھویا جائے کلی کی جائے۔ اب دیکھئے۔ مغربی صفائی کے دلدادہ چھری کانٹے سے کھا کر بڑا فخر کرتے ہیں کہ دیکھو یہ کس قدر عمدہ تجویز ہے۔ ہاتھ بالکل آلودہ نہیں ہوتے۔ مگر کیا کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا۔ کہ ہونٹ یونہی رومال سے پونچھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلی اور منہ کی صفائی نہ کھانے سے پہلے کرتے ہیں نہ بعد۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود صبح اٹھ کر دانتوں کی صفائی پر زور دینے کے ان کے دانت کچھ زیادہ عمدہ حالت میں نہیں رہتے۔ کیونکہ کھانے کے ذرات ہر وقت ریخوں میں سڑتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہاتھ کی صفائی سے منہ کے اندر کی صفائی زیادہ ضروری اور زیادہ مشکل ہے۔ بس بات وہیں آ کر ٹھہرتی ہے کہ محمدیؐ صفائی ریشنل Rational ہے اور دوسروں کی نمائشی۔

داڑھی کی صفائی

داڑھی رکھنے کا حکم بھی آپؐ نے دیا ہے اور خود رکھی ہے۔ مگر اس کے ساتھ بھی زینت اور اعتدال کو وابستہ کر دیا ہے نہ یہ کہ خود رو جنگل ہو جائے اور دیکھنے والوں کو ڈر لگے۔ صفائی آسانی سے نہ ہو سکے اور لاوارث کھیتی سے تشبیہ دینی پڑے۔

لباس کی صفائی

شریعت محمدیؐ کا لباس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ وہ صاف ستھرا ہو۔ بلکہ کچھ زینت بھی حسب توفیق ہونی ضروری ہے اور صفائی کے علاوہ خوشبو بھی لگانے کا حکم ہے۔ خصوصاً جمعہ اور عیدین کے دن جب لوگ آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر چونکہ پانچ وقت نماز کا حکم ہے۔ اس لئے کپڑے نہ صرف صاف ہوں۔ بلکہ ان پر کوئی ناپاک چیز بھی نہ لگی ہو۔ میں بے دھڑک کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک نمازی کا استعمال شدہ میلا تہ بند یا پاجامہ ہزار درجہ زیادہ پاک ہے ایک بادشاہ کے نہایت صاف اور اجلے پاجامہ سے۔ جس کی میانی پیشاب کے قطروں اور پائینچے مُوت کی چھینٹوں سے آلود ہوں جو لوگ امیر ہیں ان کو حکم ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق عمدہ لباس پہنیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ پر اپنی نعمت کے آثار دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یہ نہیں کہ گھر میں تو خزانہ دفن ہو اور بدن پر لنگوٹی۔ اسی طرح جس کپڑے پر گندگی کا نشان لگ جائے۔ اسے صاف کر کے اور دھو کر پہننے کا حکم دیا ہے۔

پبلک مجمعوں اور جلسوں میں صفائی

جو لوگ پبلک جلسوں یا (بیوت الذکر) میں جائیں۔ ان کو حکم ہے کہ غسل کریں۔ صاف کپڑے پہنیں۔ خوشبو لگائیں۔ پھر شامل ہوں۔ کچا پیاز، کچا لہسن اور ایسی ہی بدبودار چیزیں کھا کر جانے کی اجازت نہیں۔ جس سے پاس بیٹھنے والوں کو تکلیف ہو۔ آج کل تو تمباکو کے دھوئیں اڑا کر اہل مجلس کو تکلیف دینا معمولی بات ہے۔ پھر اگر منتظمین یہ کہیں کہ آپ لوگ کھل کر بیٹھیں۔ تو بموجب شریعت محمدیہ فرض ہے کہ فوراً ان کی اس درخواست کی تعمیل کریں۔ مجالس اور مجمعوں میں خوشبودار چیزوں کا چھڑکنا یا جلانا (مثلاً عود یا اگربتی) بھی پسندیدہ فرمایا گیا ہے۔

غذا کے متعلق صفائی

آنحضرت ﷺ پہلے انسان ہیں۔ جنہوں نے غذا کے متعلق یہ حکمت بیان کی کہ پاکیزہ اشیاء کے کھانے سے انسان کی روح اور اخلاق اور اعمال پاک ہوتے ہیں۔ ناپاک ومشکوک گندی اور سڑی ہوئی اشیاء سے اس کے برخلاف اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے خون، سور اور مردار حرام کیا گیا۔ کیونکہ ان چیزوں سے نہ صرف انسان کے اندرونی قویٰ خراب ہوتے ہیں بلکہ جسمانی صحت بھی برباد ہوتی ہے اور طرح طرح کے امراض کا خطرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذبح کا طریقہ شریعت محمدیؐ نے فرض قرار دیا ہے تاکہ کھانے سے پہلے گوشت میں سے زہریلا خون بالکل علیحدہ ہو جائے اسی طرح یہ حکم دیا گیا کہ حلال اشیاء کھاؤ اور حلال میں سے بھی طیب یعنی نہایت پاکیزہ، مکروہ اور سڑی ہوئی اشیاء کے کھانے سے آپؐ نے روکا۔ حتیٰ کہ حکم دیا کہ جو جانور خود تو حلال ہو۔ مگر نجاست کھانے کی عادت اسے ہو گئی ہو۔ اسے بھی نہ کھاؤ اور بدبودار اشیاء کھانے سے منع فرمایا۔ اب زمانہ حال کے مدعیان نظافت کو بھی دیکھئے کہ باوجود ادعائے صفائی کے اگر آپ کسی بڑے ہوٹل میں جائیں تو معلوم ہوگا کہ بظاہر تو جھم جھم کر رہا ہے۔ مگر سڑے ہوئے باسی گوشت سخت بدبودار مچھلی، کیڑے پڑا ہوا پنیر آپ کو کھانے میں ملے گا۔ اور خانساماں موقعہ پانے پر چینی کی رکابیوں کو تھوک سے بھی صاف کرنے سے نہیں ٹلیں گے۔ دوسری طرف آپ بڑے مشہور حلوائی کی دکان پر نظر ڈالیں گے۔ تو دیکھیں گے کہ کتے دودھ کے برتن چاٹ کر پھر دوپہر بھر اسی میں قیلولہ کرتے ہیں اور جس پتے پر حلوائی صاحب گاہکوں کو مٹھائی دیتے ہیں۔ پہلے اس کو اپنے غلیظ سرین اور دھوتی رگڑ کر پونچھ لیتے ہیں۔

بعض قوموں میں گائے کا پیشاب بہت پوتر سمجھا جاتا ہے اور وہ اسے تبرک کے طور پر اور مفید چیز سمجھ کر نوش جان کرتے ہیں۔

دائیں ہاتھ سے کھانا

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور کھانے کے بعد پھر ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا۔ اس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں۔ مگر مزید صفائی کا حکم یہ بھی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ جو گندی جگہوں کو نہیں چھوتا۔ بایاں ہاتھ ناک صاف کرنے استنجا اور طہارت کرنے کے لئے ہے اور دایاں کھانے پینے کے لئے۔ اس تقسیم میں بھی صفائی اور پاکیزگی مدنظر ہے۔

اس کے علاوہ حکم دیا کہ سوتے سے اٹھ کر بغیر ہاتھ دھوئے اسے کسی پانی کے برتن میں نہ ڈالا کرو کیونکہ معلوم نہیں سوتے میں ہاتھ کہاں کہاں لگ رہا ہے۔

اکٹھا کھانا

پھر فرمایا مومنوں کو اجازت ہے کہ خواہ مل کر کھانا کھائیں خواہ الگ الگ کھائیں۔ اگر کسی برتن سے دوسرا کھانے والا مریض غلیظ یا نفرت کے قابل حرکات کرتا ہو۔ تو ہم الگ کھا سکتے ہیں۔ اگر وہ صاف پاکیزہ اور بے تکلف ہو تو ہمارے ساتھ مل کر کھا سکتا ہے کہ اس سے بے تکلفی یگانگت محبت اور تعلقات ہیں۔ کیا اعتدال ہے! کیا تعلیم ہے!! کیا خوبی ہے!!! ﷺ

پھر فرمایا۔ مل کر کھاؤ۔ تو اپنے آگے سے کھاؤ تاکہ دوسرے کو کراہت نہ پیدا ہو اور کھانا گھچولا ہوا معلوم نہ ہو۔ برتن سامنے سے اٹھے۔ تو صاف ہو۔ ایسا نہ ہو کہ دیکھ کر کراہت آئے۔ دودھ پیئو۔ تو کلی ضرور کر لو۔ تاکہ منہ میں چکنائی نہ لگی رہے۔

اسی طرح حفظان صحت کے لئے یہ حکم دیا کہ جانوروں کی طرح اور بھوک سے زیادہ حلق تک اٹ کر نہ کھاؤ۔ سال میں کم از کم ایک ماہ روزے رکھا کرو۔ تاکہ صحت جسمانی کو بھی فائدہ ہو۔ فربہ امراء کے لئے خصوصاً یہ نسخہ اکسیر ہے۔ پاک طیب سب اشیاء کھاؤ پیئو۔ مگر اسراف نہ کرو۔ حد سے زیادہ نہ کھاؤ۔ نہ ایک ہی چیز کی کثرت اور مداومت کرو۔ نہ پُرخوری ہو۔ پانی کے برتن ڈھک کر رکھو۔ خصوصاً رات کے وقت تاکہ ان میں باہر سے کوئی ضرررساں چیز نہ پڑ جائے۔

نشوں کی ممانعت

ایک عظیم الشان احسان آنحضرت ﷺ کا ہم پر یہ ہے کہ آپؐ نے تمام نشوں اور خصوصاً شراب کو جو ان سب کی سردار اور ام الخبائث ہے اور جو انسان کی دماغی طاقتوں اور اس کی جسمانی صحت کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہے۔ بالکل حرام اور منع قرار دے دیا۔ بلکہ شراب پینے والوں پر سزا اور تعزیر مقرر فرمائی۔

آج امریکہ، یورپ اور ہندوستان شراب سے آزاد ہونا چاہتے ہیں شکر ہے کہ 14 سو سال بعد ان کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا ایک حصہ مفید اور بابرکت معلوم ہوا۔ مگر حقیقت میں اگر غور سے دیکھیں گے۔ تو حضورؐ کی ساری تعلیم اور اس کے ہر شعبہ کو ایسا مفید پائیں گے۔

پانی کے متعلق حکم

پانی کے متعلق حکم ہے کہ اس کا مزہ بُو یا رنگ بدل جائے تو خراب ہے۔ اسے مت استعمال کرو۔

ماں کا دودھ پینے کی مدت

بچوں کو دو سال سے زیادہ اس کی ماں کا دودھ نہ پلاؤ۔ خود اس بچہ کی صحت اس کی ماں کی صحت اور اگر وہ حاملہ ہے۔ تو جنین پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

متفرق اصول حفظان صحت

اب میں مضمون کو مختصر کرتا ہوں اور بجائے الگ الگ ہیڈنگ کے چند متفرق باتیں یہاں جمع کر دیتا ہوں۔

مکانات کے متعلق۔ ہوا اور روشنی کے لئے دریچوں کو پسند فرمایا۔ ایک صحابی نے مکان بنایا۔ اس میں کھڑکی رکھی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیوں رکھی۔ عرض کیا۔ روشنی اور ہوا کے لئے پسند فرمایا اور کہا کہ ساتھ ہی یہ نیت بھی ہوتی کہ اذان کی آواز آیا کرے گی۔ تو اور بھی ثواب ہوتا۔ کسی اہل مکان کا حق نہیں کہ وہ اپنے مکان میں کوئی ایسی گندگی پھیلائے۔ جس سے اوروں کو تکلیف ہو۔

شہر میں بازار کھلے بنائے جائیں۔ لوگ رستے روک کر نہ بیٹھا کریں۔ راستہ میں اور سایہ دار درختوں کے نیچے جہاں پبلک چلتی ہو اور آرام لیتی ہو۔ پاخانہ پھرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

پبلک جگہوں کے قریب کوئی گندگی نہ پھیلائی جائے۔ نہ انہیں تھوک یا بلغم سے خراب کیا جائے۔ پسندیدہ اور پاکیزہ عادات کی پابندی کی جائے۔

اسی طرح کھڑے پانی کو گندا کرنے والے اور اس میں پیشاب کرنے والے کے لئے تہدید فرمائی ہے۔ وبائی امراض کسی جگہ ہوں مثلاً پلیگ تو حکم دیا کہ وہاں سے دوسرے شہروں میں منتشر نہ ہو۔ بلکہ اسی شہر کے باہر میدانوں میں الگ الگ ہو جاؤ تاکہ وباء پھیلے نہیں۔

متعدی بیماروں سے احتیاط رکھنے کا حکم ہے۔ چنانچہ مجذوم کے متعلق فرمایا کہ اس سے ایسا بھاگو جس

طرح شیر سے۔

کتا ایک ایسا جانور ہے۔ جس سے خلا ملا بڑی ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے اسے نجس قرار دیا اور سوائے چوکیداری اور شکار کے صرف دلچسپی اور پیار کے لئے پالنا مکروہ ٹھہرایا اور فرمایا جہاں یہ ہو۔ وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ کتے سے خاص طور پر دو بیماریاں انسان کو لگتی ہیں۔ ایک تو باؤلا پن یا ہائڈ روفوبیا ہے۔ جو ہمیشہ مہلک ہے دوسرے ہائی ڈے ٹڈ Hydatid disease یہ ایک رسولی ہوتی ہے۔ جو جسم کے مختلف اعضاء میں پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی مہلک بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ کی ڈیوٹی مقرر فرمائی۔ کہ شہر کے آوارہ کتوں کو وقتاً فوقتاً مارا جائے۔ نیز بعض اور جانوروں کے مارنے کا حکم بھی دیا۔ جن میں چوہا بھی داخل ہے جو پلیگ کو انسانوں میں پھیلاتا ہے۔

سونے کے متعلق یہ حکم دیا کہ اوندھا نہ سویا جائے۔ بلکہ سیدھا یا پہلو پر۔ تعجب ہے کہ میں نے آج کل مغربی تہذیب کے دلدادوں کو اکثر اوندھا ہی سوتے دیکھا ہے۔ جو صحت کے لئے مضر ہے اور دیکھنے میں سخت مکروہ۔

حاصل کلام

ماحصل اس سارے بیان کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ چونکہ کامل نبی تھے اور آپؐ کی شریعت انسانوں کی ہر قسم کی ضروریات پر حاوی تھی۔ اس لئے آپؐ نے جہاں روحانیات اور اخلاقیات میں عالم کی راہنمائی فرمائی۔ وہاں جسم کی طرف سے بھی بے توجہی نہیں کی اور جو جو باتیں انسانی جسم کے لئے نقصان دہ تھیں۔ یا ان کا برا اثر روح پر جا کر پڑتا تھا۔ ان سے ہم کو آگاہ کر دیا اور جو مفید تھیں ان کو کرنے کا حکم دیا۔ آپؐ سے پہلے عموماً مذہبی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ جسم اور اس کی صحت اور غذا اور لباس اور متعلقہ چیزوں کو خراب اور گندا رکھا جائے۔ مگر آپؐ نے آکر دنیا کو سیدھا راستہ دکھایا اور بتایا کہ ظاہری کی صفائی پر روحانی صفائی کا دارومدار ہے اور حلال، طیب، کھانوں پر عمدہ اخلاق، نیک اعمال اور قبولیت دعا کا انحصار ہے اور اچھی صحت کے بل پر انسان خدا کی عبادت اور مخلوقات کی خدمت عمدہ طور پر سرانجام دے سکتا ہے۔ آخر یہ جسم نے خدا کی رضاء کے لئے محنت کرنی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی طرف سے بکلی لاپرواہی برتی جائے۔ یہ بھی ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی ایسی ہی امانت ہے۔ جیسی کہ روح اور قواعد حفظان صحت سے اگر جسم اعلیٰ حالت میں رہے گا۔ تو وہ روحانی مدارج کے لئے مشقتیں اور مجاہدات بھی خوب کر سکے گا۔ ہاں روح مقدم ہے اور جسم فانی اس لئے مؤخر۔ مگر چونکہ وہ روح کا قالب اور اس کا رکن ہے۔ اس لئے اس کا بھی تم پر ویسا ہی حق ہے۔ جیسے روح کا اور اس کی ضروریات کو پورا کرنا اور اس کو صحت کی حالت میں رکھنا بھی انسان کا ضروری فرض ہے۔

(الفضل 8 نومبر 1931ء ص 47)

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب

محترم چوہدری محمد حسین صاحب آف راجن پور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک فرمائی تھی کہ جماعت کے نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کے حالات کو شائع کرنا چاہئے۔ چنانچہ عرصہ دراز سے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ اپنے پیارے والد محترم کے بارے میں کچھ لکھوں۔ لیکن کچھ سستی اور دوسری مصروفیات کی بنا پر لیٹ ہوتا گیا۔ آج آخر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ساری مصروفیتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے چند ایک بے ترتیب واقعات جو ابا جان کی زندگی میں خاکسار نے دیکھے، سنے یا محسوس کئے کو بیان کرنا چاہتا ہوں تا اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، ہر آن آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کے قدموں میں جگہ نصیب ہو اور اسی طرح آپ کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے، مخلوق خدا کی خدمت اور خلافت کے حقیقی خدام میں شامل کرتے ہوئے خادم احمدیت بنائے۔ آمین

ابا جان محترم چوہدری محمد حسین صاحب راجن پور کے قریب ایک گاؤں موضع سوہیں میں رہتے تھے۔ آپ نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔ بعد میں آپ کی تحریک پر آپ کے والد یعنی ہمارے دادا جان اور دوسرے خاندان کے افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ والد صاحب چھوٹی عمر میں قادیان دارالامان تشریف لے آئے۔ ابا جان قرآن کریم کے عاشق تھے۔ ایک چھوٹے سائز کا قرآن کریم ہر وقت ابا جان کے پاس رہتا۔ جب بھی موقع ملتا بجائے کسی اور گپ شپ کے ابا جان قرآن مجید کو کھول کر اس کی تلاوت کرتے۔

آپ زمیندار تھے۔ بیلوں کے ذریعہ کاشت کاری کرتے ہل چلاتے ہوئے جب تھک جاتے تو آرام کرنے کے لئے جب بیٹھتے تو قرآن کریم کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیتے۔ بعض اوقات جب اکٹھے زمیندار ہل وغیرہ چلاتے تو آرام کے وقت جب کہ دوسرے لوگ حقہ پینے یا پھر دوسری دنیاداری کی باتوں میں مشغول ہوتے تو آپ قرآن کریم کو جیب سے نکال کر اس کی تلاوت میں مشغول ہوتے۔ آپ کو فارغ بیٹھے ہوئے نہ دیکھا یا تو آپ کسی نہ کسی کام میں مشغول ہیں، سو رہے ہیں یا پھر قرآن کریم آپ کے ہاتھوں میں ہوتا اور آپ اس کی تلاوت کر رہے ہوتے۔ اگر وقت ایسا ہوتا یا روشنی کا انتظام نہ ہوتا تو بعض مسنون دعائیں جو قرآن کریم میں ہیں ان کو باآواز بلند بڑے سوز سے گھر میں، سفر میں پڑھتے رہتے۔ گھر میں پورا دینی ماحول ہوتا۔ اپنے گھر کے ساتھ ایک چھوٹی "بیت الذکر" بنا رکھی تھی۔ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں آپ اپنے تمام افراد خانہ کو ساتھ لے کر باجماعت ادا کرتے۔ بعض اوقات خود امامت کرواتے لیکن اکثر اپنی اولاد کی تربیت کے لئے کسی بیٹے کو فرماتے کہ نماز پڑھاؤ اس طرح ایک تو نماز پڑھنے اور پڑھانے کا طریق آتا اور جھجک ختم ہوتی اور ساتھ ساتھ تربیت بھی ہوتی جاتی۔ آپ بہت دعا گو تھے۔ میں نے آپ کو بہت دعائیں کرتے دیکھا، راتوں کو، دن کو غرض ہر وقت اٹھتے بیٹھتے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول پایا۔ زندگی میں کئی مشکلیں اور ابتلاء بھی آئے لیکن ہر حالت میں آپ راضی برضا رہتے۔

آپ انسانیت کا انتہائی احترام کرتے۔ اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کرتے اور ان کی ہر ضرورت اپنی استطاعت کے مطابق پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ بہت قانع تھے۔ میں نے آپ کو کبھی قرض لیتے ہوئے نہ دیکھا۔ غربت کا زمانہ تھا لیکن آپ کو ہمیشہ مستغنی پایا۔ عزیز و اقارب کے ساتھ آپ کا تعلق احسان کا ہوتا۔ مہمان نوازی کی صفت آپ میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی تھی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ آپ اکثر فارغ وقت دعوت الی اللہ میں گزارتے۔ بعض اوقات آپ ہمارے سکول میں تشریف لے آتے اور ماسٹر صاحبان کو دعوت الی اللہ کرتے اور ہمارا بھی تعارف کراتے کہ الحمدللہ احمدی ہیں۔ اس سے ہم میں حوصلہ پیدا ہوتا۔ ایک دفعہ آپ میرے سکول واقع کوٹلہ نصیر، سکول کے اوقات میں تشریف لائے اور میرے استاد محترم کو خوب دعوت الی اللہ کی، قرآن کریم سے حوالہ جات استاد صاحب کو بتائے۔ اس سے اچھا اثر ماسٹر صاحب اور دوسرے طلباء پر پڑا۔

میرے والد محترم کو خلافت احمدیہ سے انتہائی محبت تھی آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے عاشق تھے خلافت کی طرف جو آواز کانوں میں پڑتی اسی وقت اس پر لبیک کہتے۔ میری چھوٹی عمر میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے صد سالہ جوبلی کی تحریک فرمائی آپ نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر نہ صرف اس میں خود حصہ لیا بلکہ اپنی ساری اولاد کو بھی اس میں حصہ لینے کی تحریک کی آپ نے فرمایا کہ یہ تحریک 16 سال کے لئے ہے۔ کیا ہوا اگر اس وقت آپ کی آمد نہیں ہے۔ بعد میں ہو سکتی ہے اس لئے ضرور اس میں حصہ لیں۔ لہٰذا آپ کی تمام اولاد امی جان سمیت پورے افراد خانہ جن کی تعداد 13،14 تھی سب کو اس تحریک میں شامل فرمایا۔ مرکز سلسلہ اور جماعتی مہمانوں کے ساتھ آپ کی محبت دیدنی تھی۔ ہمارا گھر شہر سے 4،5 کلو میٹر دور دیہات میں تھا کوئی مربی صاحب یا کوئی بزرگ مرکز سے دورہ پر تشریف لاتے تو اس دن ہمارے گھر میں عید جیسی خوشیاں ہوتیں۔ گھر میں گوشت پکواتے ان کی خاطر مدارات کر کے بہت خوشی محسوس کرتے۔ دنیاداری کے تمام کاموں کو خیرباد کر کے ان کے پاس بیٹھتے۔ ان کے ارشادات سنتے۔ مرکز سلسلہ کی طرف سے اگر کوئی تحریک ہوتی تو کوشش کرتے ہیں کہ اسی وقت بجا لائیں۔ بار بار پوچھتے کہ خلافت کی طرف سے نیا کوئی حکم ہے تو بتائیں۔ اپنے چندہ جات کو بروقت ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ اوائل عمر سے ہی موصی تھے۔

اپنی اولاد کی بہت عزت کرتے ان کی باتوں کو غور سے سنتے اور اہمیت دیتے۔ حتی الوسع کوشش کرتے کہ اولاد کی ہر نیک خواہش کو پورا کیا جائے۔ آپ نے اپنی اولاد کی ایسی تربیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب آپ کی ساری اولاد دین کے کاموں میں مصروف ہے۔ ہر ایک ان میں سے خدا کے فضل سے سلسلہ کا عہدیدار ہے اور آپ کی 6 بیٹیوں میں سے ایک صدر لجنہ اماء اللہ ضلع تھیں جو اللہ کے حضور حاضر ہو چکی ہیں۔ باقی بھی کسی نہ کسی جماعتی خدمت پر مامور ہیں اور محض خدا کے فضل اور رحم سے خدمات دینیہ بجالا رہی ہیں۔ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ ابا جان کی ساری اولاد موصی ہے یہ بھی ابا جان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج آپ کی ساری اولاد کا آپس میں انتہائی بے مثال محبت کا تعلق ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب مرحوم کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ کا جان نثار بنائے رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

اپنی معاشرتی حیثیت سے مایوس ہو جائے وریٹرم البم Vrat 30-200۔

ملتے جلتے درج ذیل نفسیاتی عوارض کے لئے

طلباء میں امتحان کا خوف انا کارڈیم 200,30 یا بلند

امتحان میں فیل ہونے کا خوف ارجنٹم نائٹ 200,30 یا بلند۔

امتحان سے پہلے غیر معمولی گھبراہٹ ہو جلیسیمیم Gelsemeuim 200,30 یا بلند

خیال کرے کہ وہ بے انتہا علم رکھتا ہے کینابس انڈیکا Cannabis andica 200,30۔

دولت، زمین، جائیداد، روپیہ پیسہ، جتھہ بیرون ملک کا لیبل، کوٹھی، کار، اعلیٰ عہدہ وغیرہ جس کے پاس ہوں ہمیشہ معاشرہ ان کی زیادہ قدر کرتا ہے بہ نسبت ایک نیک، شریف النفس، بااخلاق صاحب علم آدمی کے۔ اگر اہل معاشرہ بھی مثبت و حقیقی خوبیوں کے حامل شخص کی قدر دانی شروع کر دیں تو اس سے احساس کمتری کے عوامل کی از خود حوصلہ شکنی ہو گی اور نتیجتاً احساس کمتری کا دائرہ کم ہو جائے گا۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

احساس کمتری اور اس کا علاج

احساس کمتری کیا ہے؟

احساس کمتری وہ احساس ہے جس میں انسان خود کو معاشرے میں دوسروں سے بعض لحاظ سے کمتر اور گھٹیا خیال کرتا ہے۔ احساس کمتری کے نتیجہ میں انسان کا جذبۂ خود اعتمادی متاثر ہوتا ہے اور نتیجتاً اُس کی قوت کار متاثر ہوتی ہے۔

احساس کمتری کے اسباب واقسام

احساس کمتری کے کئی اسباب واقسام ہیں۔ مثلاً بدنی عیوب، مال ودولت، خاندان نسل قوم، ذات پات، ہُنر، علم وفن عہدہ اور رتبہ میں پستی کا احساس وغیرہ۔ ہم ذیل میں صرف چند کا ذکر کریں گے۔ طبعاً ہر انسان چاہتا ہے کہ معاشرے میں اس کی مناسب قدرومنزلت ہو۔ ظاہر ہے کہ اچھے اوصاف کے نتیجہ میں اُسے معاشرے میں ایک اچھا مقام مل سکتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر انسان اپنے اندر ایسے حقیقی اوصاف پیدا کرے کہ معاشرے میں اُسے ایک جائز مقام ملے اور وہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ مگر بعض لوگ اپنی قدر ذاتی اوصاف محمودہ کے ذریعہ کروانے کی بجائے منفی طور پر محض دوسروں کو مرعوب و متاثر کرنے کے لئے ذاتی و خاندانی بڑائی، دولت، جائیداد، علم، عہدہ، رُتبہ، خاندان، قوم، نسل، ذات پات کی وجاہت کے حوالے سے کرانا چاہتے ہیں اور اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنتے چلے جاتے ہیں۔ مانا کہ جبلت خود نمائی یا جذبۂ خود نمائی ایک خدا داد چیز ہے اور اس کا جائز استعمال بُرا نہیں۔ مگر احساس کمتری کی تسکین کی خاطر جذبۂ خود نمائی کو اس انتہا تک پہنچا دینا کہ یہ جذبہ نری خودستائی (خود تعریفی) ہی رہ جائے بہت بُرا ہے۔ ایسا شخص جہاں اپنے احساس کمتری کو تسکین دینے کی ناکام کوشش کرتا ہے وہاں معاشرے میں دوسرے لوگوں کے لئے احساس کمتری اور جذبہ عدم اعتمادی بھی پھیلاتا ہے۔ اسے آگے چل کر ہم قدرے تفصیل سے بیان کریں گے۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ابتدائی تعارفی ملاقات کے لحات میں ہی دولت، علم، رُتبہ خاندان وغیرہ کی بڑائی کی بوچھاڑ کر دیں گے بن پوچھے سوالات کے جوابات کی ایک لمبی سانس میں نان سٹاپ گاڑی چلا دیں گے۔

تحدیث نعمت اور خودستائی میں فرق

خودستائی وخودنمائی کو تحدیث نعمت یعنی اظہار تشکر قرار دینا محض ایک غلط فہمی اور خودفریبی ہے۔ تحدیث نعمت میں انسان تمام تر ترقیات و افضال ونعماء کو خدائے قادر کی طرف منسوب کرتا ہے اُسے ہی منتہا و مقصود ٹھہراتا ہے اور خود کو لاشئے محض سمجھتا ہے۔ اس کے انداز بیان میں سادگی، عاجزی و بے تکلفی ہوتی ہے۔ اس کے کلام سے تواضع و انکساری عیاں ہوتی ہے۔ تحدیث نعمت سے خدائے ذوالعرش خوش ہو رہا ہوتا ہے اور اپنے بندۂ ناچیز کو اس ادا پر یقیناً مزید ترقیات سے نوازتا ہے۔ تحدیث نعمت میں وہ اپنے نہیں اپنے مولا کے گُن گاتا ہے۔ اپنے مضمون کو واضح کرنے کے لئے ہم نمونۃً حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے چند اشعار پیش کرتے ہیں۔ ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

پھر عرض کرتے ہیں:۔ ع

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تُو کچھ نہ لائے

کیا ہی حسین وخوبصورت تحدیث نعمت ہے۔

ایک گروہ جو خودستائی کی مہم جوئی کے ذریعہ اپنے تئیں احساس کمتری کو تسکین دیتا مگر معاشرہ میں دیگر لوگوں کے لئے احساس کمتری، احساس محرومی، پست ہمتی، کم حوصلگی اور مایوسی جیسے عوامل کو پھیلاتا ہے بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ من قال ھلك القوم فا ھلکھم۔ یعنی جو کہتا ہے کہ قوم ہلاک ہو گئی وہ گویا قوم کو ہلاک کرتا ہے۔

زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ بعض والدین واساتذہ بھی یہ فریضہ غلط طور سے انجام دیتے ہیں جب وہ بچوں کو سخت سست، نالائق نکمّا کسی نہ کام کا کہہ کر پکارتے ہیں تو وہ گویا اپنے خودساختہ نظریہ کے مطابق اُن کے اندر سے احساس ذمہ داری کا جذبہ خارج کر رہے ہوتے ہیں جو غلط ہے۔ ایسے ہی بعض ناصحین جب بظاہر کمزور لوگوں کو بنظر تحقیر وتخفیف واستہزاء دیکھتے ہیں۔ تو وہ گویا اپنی طرف سے احساس ندامت گناہ پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور رحمتی وسعت کل شیء کو بھول جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خلق الانسان ضعیفاً بھی فرمایا گیا ہے۔ To err is human and to forgive is divine غلطی کرنا انسان کا خاصا ہے اور معاف کرنا خدا کا طریق ہے۔ بعض اطباء زیادہ فیس لینے کی خاطر مبالغے کی انتہا کو چھوتے ہوئے یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ایسے ظالم معالجین اپنے مریضوں کو احساس کمتری اور مایوسیوں کے تاریک گڑھوں میں دھکیل رہے ہوتے ہیں۔ نتیجتاً وہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو خودکشی پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بہترین راہ یہ ہے کہ احساس زیاں بھی دلایا جائے اور اُمید کو بھی قائم رکھا جائے۔

اس سلسلہ میں چند ارشادات نبویہ پیش ہیں۔

ارشادات نبوی ﷺ:

حضرت ابی سعید الخدریؓ مشہور صحابی رسول مقبول ﷺ ہیں ان سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد سُنیے۔ فرماتے ہیں:

جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اُس کی درازئ عمر کے بارہ میں گفتگو کرو چونکہ اس سے کوئی حرج نہیں ہوتا البتہ اس سے مریضوں کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت کردہ ایک حدیث بھی نقل کی جاتی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آنحضرت ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس سے فرماتے۔

کوئی خطرہ کی بات نہیں اگر اللہ نے چاہا پاکیزگی و سلامتی ہوگی۔ (بخاری شریف)

اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد گرامی ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اچھی باتیں کرو۔

بعض معالجین بعض مشکل سے ٹھیک ہونے والی بیماریوں (کیونکہ لاعلاج مرض تو کوئی بھی نہیں) کے بارے میں مریض کے منہ پر ہی مایوس کن الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ اس مریض نے اس مرض سے مرنا ہوتا ہے یا نہیں البتہ اس احساس وہم میں عذاب لے لے کر مرتا ہے۔

آجکل ایک قسم کا احساس کمتری اور احساس محرومی ہے جو بالخصوص مشرقی ممالک کے باشندوں میں نظر آ رہا ہے۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم کسی طرح اڑ کر بیرونی ممالک میں پہنچ جائیں اور جو ایسا نہیں کر سکتے وہ خود کو کمتر، گھٹیا اور محروم خیال کرتے ہیں یہ احساس اس قدر شدت اختیار کر رہا ہے کہ ان لوگوں کو ایک قسم کے foreign fever جنون پردیس میں مبتلا کر رہا ہے وہاں کے well settled لوگ بھی اپنے ممالک کو خیرباد کہہ کر چھوڑتے جا رہے ہیں اور باہر آ کر پریشان ہوتے ہیں۔ پھر بچے بچیوں کے رشتوں کے بارہ میں بھی یہی صورتحال درپیش ہے۔ یہاں رشتہ کرنا بھی گویا عبث وفضول سمجھا جا رہا ہے اور کئی ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے احساس کمتری کے ازالہ کے لئے باہر رشتے کرتے ہیں اور پھر بعد میں پریشان ہوتے ہیں۔

مردوں عورتوں کا نت نئے فیشنوں، ملبوسات زیورات قیمتی گاڑیوں پر غیر ضروری خرچ عموماً احساس کمتری کے جذبہ کی تسکین کی خاطر ہوا کرتا ہے۔ سگریٹ نوشی تو ویسے ہی بُری ہے مگر قیمتی برانڈز کا دکھاوے کی خاطر استعمال جس کے پس پردہ احساس کمتری کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ اسی طرح شادی بیاہ کے مواقع پر غیر ضروری نمود ونمائش پر اسراف سے بھی دراصل احساس کمتری کے جذبہ کی تسکین ہی مقصود ہوتی ہے نیز اس سے دوسرے لوگوں میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے۔ دعوتوں ولیموں میں انواع واقسام کے کھانوں پر بے تحاشا خرچ جو متاثر کرنے کی غرض سے ہو وہ بھی احساس کمتری کے مختلف مظاہر میں سے ایک ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل سے دیا ہے اگر وہ اسراف سے بچیں سادگی کی عمدہ مثالیں قائم کریں تو لاریب یہ بہت بڑی نیکی ہوگی ایسا کرنے سے معاشرہ میں احساس کمتری اور احساس محرومی گھٹے گا اور معاشرہ میں سکون واطمینان کی فضا قائم ہوگی۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ بڑے لوگوں کے لئے عاجزی سادگی و نیکی ہے جبکہ ایک نادار کی مجبوری ہے۔

نادار لوگ جب احساس کمتری کے جذبہ سے مجبور ہو کر صاحب ثروت لوگوں کے دوش بدوش چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن کی کمر ٹوٹ جاتی ہے پس اصحاب ثروت ہی کو چاہئے کہ اپنے کمزور بھائیوں کی خاطر سادگی اور قربانی پیش کریں۔

ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے بعض پہلو کمزور تھے اور اُنہوں نے علم وہُنر وفن میں کمال پیدا کیا اور معاشرے میں اپنا نام پیدا کیا اور اپنا لوہا منوایا۔ ایسے لوگوں کو خود تعریفی کی ضرورت ہی کب پڑتی ہے۔ اور وہ اس مقولہ کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔ ع

مشک آن است کہ خود ببوئید نہ کہ عطار بگوئید

احساس کمتری کا ہومیو علاج

احساس کمتری اور اسی طرح کے دیگر ذہنی ونفسیاتی عوارض کیلئے ہم مندرجہ ذیل ہومیو علاج تحریر کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ یہ ادنیٰ کوشش خدا کے حضور مقبول ہو اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ آمین جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ حقیر ہیں ارجنٹم نائٹ Arg-N 30-200 لیں۔

اور جو دوسروں کو حقیر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوں۔ سٹیفی سیگریا Staphisagria 30-200 and high۔

اور جو خودستائی (خود تعریفی) کرے۔ پلاٹینا Platina 30-200 and high۔

جس میں خود اعتمادی نہ رہے۔ انا کارڈیم Anacardium 200 and high

خوشامد پسند ہو اور چاہے کہ اس کی خوشامد کی جائے۔ پلاڈیم

غرور اور تکبر نمایاں ہو اور اپنے متعلق بہت بلند رائے رکھتا ہو اور دوسروں کو کمتر سمجھتا ہو، پلاٹینا

اور جو خیال کرے کہ اسے سراہا نہیں جا رہا۔ پلاٹینا

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد افضل قاضی صاحب صدر پنڈی بھٹیاں تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ عزیزم ناصر حمید ابن مکرم عبدالحمید چٹھہ صاحب نے عرصہ تین سال میں حافظ قاری محمد صدیق صاحب کے زیر نگرانی قرآن کریم تجوید کے ساتھ حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ عزیز کی تقریب آمین 30 نومبر 2009ء کو موضع گھیریکہ ضلع حافظ آباد میں منعقد ہوئی اس تقریب میں خاکسار نے موصوف سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو قرآن کریم کا عامل بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ اکبر صاحبہ زوجہ مکرم محمد اکبر بھٹہ صاحب کو تین بیٹیوں کے بعد مورخہ 22/اکتوبر 2009ء کو بیٹے اور بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام قمر منیر اکبر اور بیٹی کا نام قمر النساء اکبر تجویز ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دونوں کو تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ بچے مکرم چوہدری محمد انور بھٹہ صاحب مرحوم کے پوتا پوتی اور مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ نومولودگان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا نثار احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ساکن بلاہڑی شاہ کریم گوٹھ رحمان آباد ضلع حیدر آباد کو گزشتہ تقریباً ایک ہفتہ سے داہنی طرف ہلکا سا فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ کھانے اور پینے میں دشواری ہے۔ شوگر کافی ہائی ہے۔ احباب جماعت سے ان کے لئے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ہر قسم کی پیچیدگی و پریشانی سے محفوظ رکھے اور صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم طائر احمد صاحب کالونی شوکت آباد ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 20/اکتوبر 2009ء کو خاکسار کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ظہور احمد صاحب کا پوتا اور مکرم رستم علی شاد صاحب کوٹ رادھا کشن کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین بنائے۔ اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب امیر ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ 16 نومبر 2009ء کو بعمر 69 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 30 نومبر 2009ء کو بیت الفضل لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھیں دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جرمنی میں 19 نومبر کو مکرم ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ مقیم میونسٹر (جرمنی) کی اقتداء میں ادا ہوئی اور اسی روز تدفین کے بعد مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ مقیم کولون نے دعا کروائی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ نے 1971ء میں نصرت جہاں تحریک کے تحت زندگی وقف کی۔ نائیجیریا مغربی افریقہ میں مختلف مقامات پر کم و بیش 20 سال تک خدمت دین کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ریکلنگ ہاوزن جرمنی میں رہائش اختیار کر لی۔ صبر و رضا کی پیکر مرحومہ نصرت سلطانہ نے اس طویل عرصے میں نامساعد حالات اور ناموافق ماحول میں نہایت عزم و ہمت اور صبر و استقامت سے حق رفاقت ادا کیا۔ خدمت دین کو فضل الٰہی سمجھنا، زبان کو ہمیشہ شکوے سے روکا، شکر کا اظہار ان کے شعار زندگی میں شامل رہا۔ انہوں نے ملنے والی ہر خاتون پر اپنی شخصیت کے گہرے نقوش چھوڑے، مرحومہ دعا گو پابند صوم و صلوٰۃ اور صاحب رویا تھیں۔ مہمان نوازی، خلافت سے وابستگی اور دوسروں کے دکھ درد میں شرکت آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب ابادان تشریف لے گئے تو نصف گھنٹہ ڈاکٹر صاحب کے ہاں بھی قیام فرمایا اور انہیں شرف میزبانی بخشا۔ 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب کانو تشریف لائے تو کچھ دیر ڈاکٹر صاحب کے گھر بھی ٹھہرے، کھانا مرحومہ ہی نے تیار کیا۔ حضور کو کھانا بہت پسند آیا۔ فرمایا ”انہیں میرا پیغام پہنچا دیں کہ آپ کھانا بہت اچھا پکاتی ہیں“

مالی تحریکات میں بھی مرحومہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں، مقامی بیت الذکر کی تعمیر و تزئین کیلئے جب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مالی قربانی کی تحریک کی تو اسی وقت اپنی طلائی چھڑیاں اتار کر صدر صاحبہ کی خدمت میں پیش کر دیں۔

مرحومہ نے چار خلافتوں کا دور دیکھا اور امام وقت کی خدمت اقدس میں باقاعدہ دعا کے لئے خط لکھتی رہیں۔ بیماری کے دوران میں ہمیشہ یہی دعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بس چلتی پھرتی کو بلا لے، دعا قبول ہوئی صبح اٹھ کر نماز ادا کی ناشتہ تیار کیا کچھ دیر بعد تکلیف محسوس کی تو لیٹتے ہی بے ہوش ہو گئیں اور اسی عالم خود فراموشی میں رحلت کر گئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند، تین بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب بھٹہ الیکٹریکل انجینئر سیکرٹری مال Kempten جرمنی، مکرم عبدالسبوح صاحب بھٹہ الیکٹرانکس انجینئر سینڈ ہرسٹ Sandhurst یو۔ کے۔ مکرم عطاء القدوس صاحب بھٹہ ریکلنگ ہاوزن جرمنی اور ایک بیٹی مکرمہ حبیبہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر محمود صاحب ریکلنگ ہاوزن جرمنی تین بھائی مکرم چوہدری محمد انور صاحب، مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب، مکرم چوہدری محمد اشرف رضا صاحب اور ایک ہمشیرہ مکرمہ مسرت سلطانہ صاحبہ اسلام آباد چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بجلی بند رہے گی

چناب نگر فیڈر چنیوٹ بوجہ مرمت مورخہ 12 و 15 دسمبر 2009ء کو صبح 10:30 تا 3:30 بجے بند رہے گا۔ اس وجہ سے درج ذیل علاقہ جات کی بجلی کی رو اس عرصہ کے دوران معطل رہے گی۔ احباب مطلع رہیں دارالیمن، باب الابواب، دارالصدر، دارالرحمت، فیکٹری ایریا، ناصر آباد اور نصیر آباد۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

ماہر تعلیم۔ سیاسی راہنما
محسن الملک

ماہر تعلیم، سیاسی راہنما، محسن الملک 9 دسمبر 1837ء کو اٹاوہ میں ایک غریب سید گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام میر ضامن علی۔ ان کا اصل نام سید مہدی علی تھا۔ فارسی اور عربی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ بعد میں پھوپند جا کر مولانا عنایت حسین سے تعلیم حاصل کی۔ لیکن گھریلو حالات کی خستگی کی وجہ سے تعلیم ترک کر کے، سترہ برس کی عمر میں دس روپے ماہوار پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈسٹرکٹ ریونیو آفس میں کلرک بن گئے۔ 1857ء میں اہلمد ہو گئے۔ جنگ آزادی کے دوران انگریزوں کے وفادار رہے۔ 1861ء میں اٹاوہ کے تحصیلدار بن گئے اور ڈپٹی کمشنر اے او ہیوم کے ماتحت کام کیا جس نے بعد میں انڈین نیشنل کانگریس قائم کی تھی۔ پھر کھلے مقابلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے 1867ء میں مرزا پور کے ڈپٹی کلکٹر بن گئے۔

1874ء میں حیدر آباد دکن کے وزیراعظم سرسالار جنگ نے انہیں ریاست میں بلا لیا۔ وہاں مسلسل 19 سال خدمات انجام دیں۔ دوران ملازمت زیادہ تر ریونیو اور مالیات کے شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا۔ 1888ء میں انگلستان گئے اور وہاں سیاست دان گلیڈ سٹون سے ملاقات کی۔ ریاست کی عدالتی زبان فارسی کی بجائے اردو کو قرار دلوایا۔ نواب دکن کی جانب سے منیر نواز جنگ، محسن الدولہ، محسن الملک کے خطابات دیئے گئے۔ 1893ء میں پنشن لے کر علی گڑھ آ گئے اور سرسید کے دست راست بن گئے۔ حیدر آباد میں ملازمت کے دوران وہ سرسید کی مالی امداد کرتے رہتے تھے۔ علی گڑھ تحریک کو تقویت پہنچانے کے لئے ہر قسم کا تعاون کیا۔ سرسید کے رسالے ”تہذیب الاخلاق کے لئے مذہبی تعلیمی اور اصلاحی مضامین لکھے۔ آل انڈین محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا اور 1896ء تا 1906ء اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے دو مرتبہ صدر منتخب ہوئے۔

ایم اے او کالج علی گڑھ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے پورے ملک کے دورے کئے۔ سرسید کی وفات کے بعد ان کی جگہ کالج کے سیکرٹری مقرر ہوئے اور اسے دیوالیہ ہونے سے بچایا۔ ان کے عہد میں کالج نہ صرف یہ کہ مالی طور پر مستحکم ہو گیا بلکہ تعلیمی معیار اور نظم و نسق کے اعتبار سے بھی ترقی کی۔ 1900ء میں جب یوپی کے گورنر سر میکڈانلڈ نے صوبے میں عدالتوں اور دفتروں میں ہندی رائج کی تو انہوں نے ”اردو ڈیفنس ایسوسی ایشن“ قائم و منظّم کی۔ گورنر نے دباؤ ڈالا کہ یا تو ایسوسی ایشن کی صدارت چھوڑ دو یا کالج کی سیکرٹری شپ چھوڑ دو، ورنہ کالج کی امداد بند کر دی جائے گی تو انہوں نے ایسوسی ایشن کی صدارت چھوڑ دی۔ گورنر نے تبادلے کے بعد 1903ء میں انجمن ترقی اردو کی بنیاد ڈالی۔

1906ء میں مسلمانان ہند کا جو 35 رکنی وفد لارڈ منٹو سے ملا تھا اس کو نواب محسن الملک ہی نے منظّم کیا تھا۔ دسمبر 1906ء میں جب آل انڈیا مسلم لیگ قائم ہوئی تو انہیں نواب وقار الملک کے ساتھ جوائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ وہ مسلمانوں کے نیشنل کانگریس میں شامل ہونے کے سخت خلاف تھے۔ 16/اکتوبر 1907ء کو علی گڑھ کی مسجد کے صحن میں سرسید کے پہلو میں دفن ہوئے۔

☆☆☆

خبریں

پشاور، کوئٹہ اور لاہور میں دھماکے، 60 افراد جاں بحق 238 زخمی

ایک ہی روز میں پاکستان کے تین شہروں، پشاور، کوئٹہ اور لاہور میں دھماکوں کے نتیجے میں 60افراد جاں بحق اور 238زخمی ہوگئے۔ پشاور میں صبح کے وقت جیل روڈ پر سیشن کورٹ کے گیٹ پر خودکش حملے میں 2پولیس اہلکاروں سمیت 11 افراد جاں بحق اور 50 زخمی ہو گئے۔ کوئٹہ میں سرکاری ملازمین کی جی او آر کالونی میں بم دھماکے سے 8 افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق بم کالونی کے گیٹ پر کھڑے موٹر سائیکل میں نصب کیا گیا تھا۔ جبکہ لاہور کے علاقے اقبال ٹاؤن میں واقع مون مارکیٹ میں رات 9 بجے کے قریب یکے بعد دیگرے 2 دھماکے ہوئے۔ جس کے نتیجے میں 49 افراد جاں بحق اور 180 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔

1985ء سے احتساب کا عمل شروع کرنے پر اتفاق

حکومت اور اپوزیشن کے درمیان احتساب کے نئے کمیشن کے تحت 1985ء سے احتساب کا عمل شروع کرنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کرپشن ثابت ہونے پر 14 سال قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں اور سزا کی مدت پوری ہونے کے بعد پانچ سال کے لئے نااہل قرار دینے پر بھی اتفاق ہو گیا ہے اس طرح سول ملٹری دونوں کے گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے افسران کو احتساب کے دائرے میں لایا جائے گا۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان احتساب کمیشن کے متفقہ مسودے کی تیاری کے لئے مزید مشاورت کا سلسلہ جاری ہے۔

دہشت گرد قوتیں ملکی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں

صدر زرداری نے کہا ہے کہ انتہا پسند دہشت گرد قوتیں ملکی سلامتی اور استحکام کے لئے خطرہ ہیں، مسلح افواج پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہے۔ راولپنڈی میں زخمیوں کی عیادت کے دوران گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شدت پسند دہشت گرد کارروائیوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکتے جلد ہی دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا۔ محاذ جنگ میں حکومت پاک فوج کا حوصلہ بڑھاتی رہے گی۔

بھارت اور روس کے درمیان ایٹمی توانائی اور دفاعی تعاون کے معاہدے

بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ نے روسی صدر دیمیتری مدوادوف سے مذاکرات کئے ہیں اور دونوں ممالک نے ایٹمی توانائی اور دفاع کے شعبوں میں معاہدے کئے ہیں۔ ایک معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان سول ایٹمی توانائی کے بارے میں ہے اور دوسرا معاہدہ اسلحہ کی تجارت کے حوالے سے ہے۔ منموہن سنگھ نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی توانائی کے پروگرام کی توسیع میں روس کی شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ سول نیوکلیئر ڈیل کے تحت روس بھارت میں مزید 4 ایٹمی ری ایکٹر لگائے گا، بھارت کو کسی رکاوٹ کے بغیر یورینیم فراہم کیا جائے گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔دسمبر	
طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

نواب شاہی گولیاں مردانہ طاقت کی دوا
8000/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209

HOH پاکستان میں پہلی بار جاپانی ہربل ٹیکنیک
آکسیجن میں ملا کر آکسیجن تھراپی پیش کرتے ہیں
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک
نیز تمام پرانی اور مشکل امراض کا شافی علاج
محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا جاتا ہے
ڈاکٹر منصور احمد وقار
7-8 سٹورز مارکیٹ A بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
042-359159-4 Mob:0333-4639448

FD-10